ہفت تماشائے مرزا قتیل

ڈاکٹر محمد عمر صاحب ۔ استاذ جامعہ ملیہ اسلامیہ ۔ نئی دہلی

(۳)

چونکہ ہندوؤں کی یہ پرانی رسم ہے کہ اپنی قوم کے علاوہ کسی دوسرے فرقے کا پکا یا ہوا کھانا نہیں کھاتے بلکہ گھی میں پکائی گئی اشیا کے سوا دوسری چیزوں سے بھی عموماً اجتناب کرتے ہیں اور ان کا کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ کے لوگوں کے ساتھ ایک تھال میں بھوجن نہیں کرتا۔ جگناتھ نے حکم دیا کہ ہندوؤں کے تمام فرقے جب میرے آستانہ پر آئیں تو آپس میں مل کر کھانا کھائیں۔ چنانچہ کثر قسم کے ہندو جگناتھ نہیں جاتے۔

دسویں اوتار کا نام نہ کلنک ہو۔ کہتے ہیں کہ وہ اسی کلجگ کے زمانہ میں برہمن کے گھر پیدا ہوگا اسے ہرجی ہرمندر بھی کہتے ہیں اور سنبھل اس کی جائے پیدائش ہو۔ سنبھل ہندوستان میں ایک شہر ہے، کتب مذہبی سے نابلد بعض مسلمان اس کو دجال سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ محض غلط ہو۔ بھلا دجال کہاں اور سنبھل کہاں۔ یہ بھی ایسا ہی عقیدہ ہوا جیسے بعض ناواقف ہندو اپنے مذہب کے یزید کو ہندو سمجھتے ہیں اور اس تصور سے خوش ہوتے ہیں کہ وہ ہمارا ہم مذہب تھا۔ کیونکہ وہ آپس میں کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی حکومت کے باعث ہندو مغلوب ہوگئے ہیں۔ مگر ایام سابق میں ہمیشہ مسلمانوں پر انہیں غلبہ حاصل تھا۔ بعض جاہل مسلمان اور مکتب کے ملا ان کی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ ایک مکتب کے ملا کو میں نے فیض آباد میں دیکھا جو بہت زیادہ متعصب تھا اور ہندوؤں کو نجس محض خیال کرتا تھا۔ ایک دن ایک ہندو بچہ نے جس کے والد کے یہاں یہ ملازم تھا، گفتگو کے دوران شیعہ و سنی کے لئے ایرانی اور تورانی الفاظ کے بارے میں معلوم کیا۔ وہ ملا کہنے لگا کہ جب پروردگار کے حکم سے یزید نے حضرت حسین علیہ السلام کو مع ان کی اولاد و اقربا

قتل کر دیا۔ اور اُن کو درجۂ شہادت نصیب ہوا تو خداوند عالم کی طرف سے اُن کے بڑے بھائی حسن علیہ السلام کو سبز خلعت مرحمت ہوا اور خلعتِ سُرخ چھوٹے بھائی امام حسینؑ کو ملا۔ اہلِ عصمت خواتین کے خیمے میں ایک عورت تھی جو باورچی خانے میں چولھا سُلگا رہی تھی۔ اُس عورت کے ساتھ اس کا چھ مہینہ کا بچہ بھی تھا۔ جب یزیدی فوج کے لوگ اس بیچاری کے قریب پہونچے تو اس بچے کو قتل کرنا چاہا۔ کیونکہ انھوں نے پہلے ہی یہ طے کر لیا تھا کہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد و اقربا میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑیں اور دوسرے لوگوں سے تعرض نہ کریں تو اس عورت نے قسم کھا کر کہا اس لڑکے کا امام حسین علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قاتلوں نے اس پر رحم کھا کر قتل سے ہاتھ کھینچ لیا۔ جب وہ فتنہ فرو ہو گیا تو وہ عورت ایران چلی گئی اور اُس لڑکے نے وہیں نشو و نما پائی۔ آخر قدرتِ الٰہی سے وہ ایران کا بادشاہ ہوا۔ اور اُس نے ایک نیا مذہب رافضی ایجاد کیا۔ جن لوگوں کو ایرانی کہتے ہیں وہ اسی بچے کی اولاد میں ہیں جس کا نام زین العابدین علیہ السلام تھا۔ اور ایرانی اس کو امام زین العابدین علیہ السلام بھی کہتے ہیں۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں میں امام قاسم کے سوا کسی شخص میں اتنی لیاقت نہیں تھی کہ اسے "امام" کہا جاتے۔ اور محرم میں سیاہ لباس پہننے کی جو ایرانیوں کی رسم ہے اس کا بانی یزید تھا اور زین العابدین ہر سال محرم میں امام حسین علیہ السلام کی یاد میں رویا کرتے تھے اور رونا خدا کی مرضی کے خلاف ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے ان کو شہادت کے اس مرتبہ پر فائز کیا جو کسی شخص کو نصیب نہیں ہوا۔ لہذا کس بات پہ رونا!

یہاں تک دس اوتاروں کے نام ختم ہوئے۔ اب دوسرا باب شروع کرتا ہوں۔

باب دوم:-

[نوعِ انسانی کا وجود میں آنا اور فرقوں کی تقسیم نیز ہر فرقہ کی فضیلت و رذالت اور انکے معتقدات]

برہمن | کہا جاتا ہے کہ پہلا انسان برہما کے سر سے برآمد ہوا۔ اور اُس کا نام برہمن پڑا۔ جب اُس کی اولاد میں آدمیوں کی کثرت ہوئی تو اُن کی اٹھارہ قسمیں ہو گئیں۔ اُن کو ہندی زبان میں اٹھارہ بر[ن] کہتے ہیں۔ فارسی میں برن کے معنی صنف اور نوع کے ہیں اور منطقیوں کے اصطلاحی معنے سے اس[ی]

تعلق نہیں بلکہ صنف، قسم اور طور کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سبب سے کہ برہمن کا جنم برہما کے سر سے ہوا، وہ تمام آدمیوں میں اشرف سمجھا جاتا ہے۔ اس کا صرف یہ کام ہے کہ بید پڑھے اور پڑھائے اور اپنے نفس کی تکمیل کرے اور خیرات کی روٹیاں کھائے۔ نوکری پیشہ برہمن اپنی ذات میں سب سے زیادہ رذیل سمجھا جاتا ہے اور اس کا آقا ہندوؤں کے مذہب کے مطابق جہنمی ہوتا ہے کیونکہ برہمن اس فرقہ کا معلّم، مرشد اور رہنما ہے۔ اور نوکری میں یہ ہے کہ نوکر کام کرنے پر اور آقا کام لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کبھی نوکر کام کرنے میں سستی کرتا ہے اور آقا کا موردِ عتاب ہوتا ہے۔ اس طرح مرید کا عتاب مرشد پر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مرید قابلِ افسوس ہے جو اپنے پیر کو موردِ قہر کرتا ہے اور اس طرح اپنی ہڈیوں کو دوزخ کا ایندھن بناتا ہے۔ اسی وجہ سے ہر فرقہ کے اربابِ علم نوکری کو علم فروشی کہتے ہیں اور جو کچھ بھی بطور نذر حاصل ہوتا ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اسی پر قناعت کرتے ہیں اور نوکری میں ہمیشہ نفس لالچی ہوتا ہے اور انسان کو نیکیوں سے روکتا ہے۔ بہرحال برہمن کو چاہیئے کہ وہ تحصیلِ علم اور تکمیلِ نفس میں متوجہ ہو اور جو کچھ اس کو بطریق نذر ہاتھ آئے اس پر اوقات بسر کرے تاکہ گدائی نہ کرنا پڑے۔ جو کوئی اس سے کمزور ہو اس پر رحم و شفقت کو اپنا شعار بنائے اور زُنّار باندھنا اظہارِ شرافت کے لئے اور برہمن اور غیر برہمن میں فرق کرنے کے لئے اُسی سے مخصوص ہے۔

چھتری | برہمن کے وجود میں آنے کے بعد برہما کے بازو سے دوسرا آدمی پیدا ہوا جسے چھتری کہتے ہیں۔ اس کا کام شمشیر زنی، ملک گیری، قلعہ فتح کرنا، نوعِ انسان کی پرورش کرنا اور برہمنوں کی خدمت کرنا ہے۔ اور حفظِ شرافت کے لئے اور ان دونوں فرقوں پر تفوّق کے لئے جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔ چھتریوں نے برہمنوں سے زُنّار حاصل کیا۔ چنانچہ چھتری (کھتری) عموماً زنار باندھتے ہیں۔ اپنی گردن پر زنار ڈالتے ہیں اور اگر ان کی زُنّار ٹوٹ جائے تو وہ برہمنوں کی طرح اس وقت تک کوئی بات نہیں کرتے جب تک دوسرا زنار نہ باندھ لیں۔ اس عرصہ میں جو کچھ کہنا ہوتا ہے اشاروں سے کہتے ہیں اور جب پاخانہ پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے تو زنار کو کان پر لٹکا لیتے ہیں۔

بیس | بالجملہ کھتری (چھتری) کے بعد جو انسان برہما کے ناف سے وجود میں آیا اُس کو بیس

کہتے ہیں۔ اس کی اولاد کا پیشہ تجارت، دکانداری اور زراعت ہے۔

شُودر | اسی طرح ہیں کہ بعد برہما کی پنڈلی سے جو شخص پیدا ہوا، وہ شودر کہلایا۔ اور مندرجہ بالا تینوں ذاتوں کی خدمت شودر کا فرض قرار پایا۔ ہندی میں شودر کے معنی رذیل اور کم قدر آدمی کے ہیں۔ اور کفار، اہل اسلام کو بھی شودروں میں شمار کرتے ہیں اور یہ خیال محض خصومت کی بنا پر ہے حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ بغور دیکھا جائے تو مسلمانوں میں قید شرافت ہندوؤں سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

مسلمانوں میں قید شرافت | نہ ہم نے کبھی یہ سُنا اور نہ کسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا کہ مسلمانوں میں کسی بادشاہ یا کسی امیر یا کسی معزز انسان نے اپنی عورت یا لڑکی کا رقص کرنا جائز سمجھا ہو، بلکہ اس فرقہ کے رذیلوں میں بھی [مثلاً فراش۔ خدمت گار۔ سقہ۔ چوبدار اور بازاری لوگ مثلاً عطار خواہ وہ ہندوستانی اصطلاح میں دوا فروش ہو یا لغوی معنوں میں عطر فروش] کبھی نہیں سنا گیا کہ وہ اپنی عورت کو ناچنے کی اجازت دیتا ہو۔ بلکہ اگر اس کی عورت ایسی حرکت کرے اور اس کو اطلاع ہو جائے تو اُسی وقت اُس کو قتل کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

ہندوؤں میں قید شرافت کا نہ ہونا | اس کے برعکس ہندوؤں کے راجاؤں میں ہمیشہ یہ رسم رہی ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو رقاصوں۔ سازندوں اور ڈوم ڈھاڑیوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ جب بادشاہوں کا یہ حال ہو تو دوسروں کے بارے میں کیا کہا جائے۔ اور جو ہندو عورتیں مردوں کے سامنے نہیں آتیں اُنھوں نے یہ پردہ نشینی اور ترک رقاصی مسلمانوں کی صحبت سے سیکھی ہے۔ چنانچہ اگر اب کسی ہندو سے کوئی کہدے کہ فلاں اپنی بی بی کو بھیج دینا۔ اُس سے مجھے کوئی بات کرنی ہے، تو وہ گالیاں دینے لگے گا اور آمادۂ قتل ہو جائے گا۔ اور آنا فرا اسی لئے ہے۔ اب ان کی عورتیں پردے میں بیٹھتی ہیں۔ اگر وہ بے پردہ سڑک پر جائے تو اُسے لوگوں کے گھروں تک جانے میں پھر کیا مانع ہو سکتا ہے

اور ہندوؤں میں بعضے خیل نشین کھتری اپنے ہم قوم ہندوؤں کو لڑکی دیدیتے ہیں جو ادنیٰ پیشے کرتے ہیں۔ مثلاً دلالی۔ نخود فروشی یا حلوائی کا پیشہ کرتے ہیں۔ شاہجہان آباد کے کھتریوں میں ایک

شخص صاحب فیل اور پالکی نشین تھا۔ مگر اس کے بڑے بھائی کا داماد اس کی سواری کے وقت صراحی اٹھاتا تھا۔ مگر مسلمانوں میں۔ ذیل پیشہ والوں کو جیسے خدمتگار، سقہ، فیلبان، فراش، عطاریا حلوائی اور نان بائی وغیرہ کو پاجی سمجھتے ہیں۔ متول لوگوں کی تو بات ہی کیا ہے۔ اگر کوئی شریف آدمی دس روپیہ ماہانہ منصب بھی پاتا ہو تو وہ کسی پانسو روپیہ تنخواہ پانے والے فیلبان سے رشتہ داری کو جائز نہیں سمجھتا۔ تو پھر سقہ وغیرہ اور دوسرے بازاریوں کے بارے میں تو کہنا ہی کیا۔ بلکہ بعضے امیر مرثیہ خوانوں کو بھی محرم کے سوائے اپنی مجلس میں بٹھانے کے لائق نہیں سمجھتے۔ اس پیشے کو بھی زیادہ تر شرفا معیوب سمجھتے ہیں۔

اس کے برخلاف ہندوؤں میں یہ ہو کہ بڑا بھائی کسی امیر کے دفتر میں نوکر ہو اور چھوٹا بھائی گلی گلی برت بیچتا پھرتا ہو۔ اور بعضے رذیل مسلمانوں نے جو یہ شہرت دے رکھی ہے کہ ایران میں یہ قیود نہیں ہیں۔ وہاں بازاری لوگ اور بادشاہی خاندان کے افراد دونوں عزت میں برابر سمجھے جاتے ہیں یہ بات بالکل غلط ہو کیونکہ وہاں بھی رذیل اور شریف کے درمیان بہت فرق ہو۔ وہاں شرفا کی اولاد روضہ خوانی کو بھی معیوب سمجھتی ہو۔ جو ثواب کا کام ہو۔ اگر کوئی سید، درزی کا پیشہ اختیار کرلے یا کوئی مغل نان فروشی، سبزی فروشی یا سقائی کو اپنا پیشہ بنالے تو اسے عزیزوں اور شریفوں کے سامنے بیٹھنے کی اجازت بھی نہیں ملتی۔ ایسی صورت میں قرابت کا تو گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔

چھتریوں کا دعویٰ اور ان کی غذا | بہرحال برہمنوں کی اٹھارہ شاخیں ہیں۔ چھتریوں کا دعویٰ ہو کہ اگلے زمانہ میں تمام برہمن سارے فرقے کے کھتریوں کے ہاتھ سے پکی ہوئی روٹی اور اس کے برتنوں میں پکا ہوا سالن کھاتے تھے مگر اب سوائے سارسَت فرقے کے اور کسی فرقے کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا برہمن نہیں کھاتے اور حقہ بھی ان کے ساتھ نہیں پیتے۔ کھتریوں کی غذا ان لوگوں کے سوا جو وشنو ہوگئے ہیں، گوشت، پلاؤ وغیرہ ہوتی ہے اور جس قسم کا گوشت بھی ہاتھ لگ جاتا ہو کھا لیتے ہیں۔ مگر گائے کا گوشت اور مسلمانوں کے خوف سے سوّر کا گوشت نہیں کھاتے۔ البتہ کہیں ہاتھ آجائے تو کھانے سے چوکتے بھی نہیں لیکن اب مسلمانوں کے دارالحکومت میں بہت دنوں سے رہنے کی وجہ سے اس کے کھانے

کی عادت نہیں ہے۔ شاید پہلے بھی اس کی طرف زیادہ رغبت نہیں تھی۔ ہاں اگر کسی ایسے شہر میں پہنچ جاتے ہیں جہاں کا حاکم ہندو ہو تو اس وقت دیکھنا چاہیئے۔ اگر وہاں کا حاکم راجپوت ہو یا کسی جگہ یقین سے ثابت ہو گیا کہ یہاں کا حاکم سور کھاتا ہے اور کسی دوسری قوم کا ہے تو پھر ہر شخص تامل کرتا ہے بہرحال اگر حاکم سور کھاتا ہے تو یہ لوگ بھی کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتا تو یہ بھی نہیں کھاتے۔

بیشنو بیشنو کے معنی ہندی میں پرہیزگار، متقی، مرتاض، عبادت پیشہ ہندو کے ہیں، جو گوشت کھانے سے پرہیز کرتا ہو۔[1]

کھتریوں کا اصلی مسکن اب بہت زمانہ سے کھتریوں کا اصلی مسکن پنجاب کا علاقہ ہے جو پانچ دریاؤں کے درمیان واقع ہے۔ وہ پانچ دریا یہ ہیں ستلج، بیاہ (بیاس) راوی۔ چناب اور جہیلم۔ پنجاب فارسی کے پنج اور آب کا مرکب ہے اور اس کی وجہ تسمیہ پانچ دریاؤں کے درمیان واقع ہونا ہے۔ پنجاب کے علاوہ دوسرے خطوں میں بھی کھتری پائے جاتے ہیں لیکن جو فرقے پنجاب کے شہروں کے قرب میں رہتے ہیں ان کے درمیان روٹی اور حقہ میں مشارکت پائی جاتی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے درمیان قرابت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہندوؤں میں اپنی لڑکی اس شخص کو دی جاسکتی ہے جس کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھا سکیں اور یہی حال کسی کی لڑکی قبول کرنے کا ہے۔

پورب کے کھتری اور بعضے کھتری جو مدت سے پنجاب کی سکونت چھوڑ کر پورب میں رہنے لگے ہیں پنجاب کے کھتری ان کے ساتھ ایک برتن میں کوئی چیز نہیں کھاتے اور ان میں آپس میں رشتہ بھی نہیں کیا جاتا لیکن اگر کوئی پنجابی کھتری سو سال پہلے پورب میں آیا ہو اور وہ ایک ایسے کھتری سے جسے اس ملک میں آئے ہوئے اتنی ہی مدت گذر چکی ہو آپس میں رشتہ کرلے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پنجاب کے نووارد کھتری ان کے ساتھ کھانا اور قرابت کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ لہذا وہ کھتری جو پنجاب سے پورب کے شہروں میں آتے ہیں اور یہاں خوش حال زندگی بسر کرنے کے باعث یہیں بس جاتے ہیں جب اُس کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے تو شادی کے لئے اُسے اپنے وطن کو بھیج دیتے ہیں اور اس

[1] اصل نسخے میں اس عبارت کے بعد یہ جملہ لکھا ہے "راجپوتوں کا ذکر، فرقہ کھتریوں کے بعد کیا جائے گا۔"

طرح جب لڑکی کو شادی کے قابل پاتے ہیں تو اسے وطن بھیجکر داماد کو یہاں بلا لیتے ہیں یا لڑکی کو وہیں بھیج دیتے ہیں تاکہ بصورت دیگر وہ "پوربی" نہ کہلائیں۔ جو کھتری مُدت سے پورب میں سکونت اختیار کئے ہوتے ہیں اور اب پنجاب میں آمد و رفت نہیں رکھتے، اُن کو "پوربی" کہا جاتا ہے۔ پنجابی اُن کے ساتھ کھانے میں شریک نہیں ہوتے اور رشتہ داری بھی ممنوع ہے۔ یہ پوربیئے بھی پنجابیوں کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرتے ہیں اور پنجاب کے سب کھتری آپس میں کھانے اور حقّے کی شرکت رکھتے ہیں مگر اُن میں تین فرقے ایسے ہیں جنھیں نیچ اور کم مرتبہ سمجھا جاتا ہے۔ کھتری اُن کے ساتھ ہرگز کوئی چیز نہیں کھاتے اور نہ اُن میں رشتہ کیا جاتا ہے۔

کھتریوں کی فضیلت | مختصر یہ کہ کھتریوں کی شرافت ہندوؤں کے تمام فرقوں سے زیادہ ہے۔ کیونکہ برہمن کے بعد چھتری (کھتری) ہی زنار باندھتا ہے اور ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک بھی یہی فرقہ تھا۔

چھتری راجپوت نہیں ہیں | بعضے جہلا جنھوں نے کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا، یہ گمان کرتے ہیں کہ چھتری بھی راجپوت ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کی شرافت کا معیار برہمن سے اُن کی قربت پر موقوف ہے۔ لہٰذا اگر راجپوت کھتریوں سے زیادہ شریف ہیں تو یہ ہونا چاہیئے کہ راجپوتوں کا پکایا ہوا کھانا برہمن کھالیں۔ اور ایسا نہ کبھی ہوا ہے، نہ ہوگا۔ یا پھر یہ ہونا چاہیئے کہ ہر راجپوت زنار باندھے اور یہ بھی کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اس کے برخلاف کھتری ہیں کہ اب بھی سارست فرقے سے طعام اور قلیان میں شرکت رکھتے ہیں۔ اور کوئی کھتری بغیر زنار کے نہیں رہتا۔ اور کھتری کے مقابلے میں راجپوت کو شودر سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں کھتری ہمیشہ سے تخت و تاج کا حق دار سمجھا جاتا ہے۔

اس فرقے کی کتابوں میں اس سلسلے میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اُس کی تفصیل یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک راجہ تھا اس کی وفات کے بعد، اس کی اولاد میں صرف ایک کنیز زادہ باقی رہا۔ چونکہ حقِ وراثت اسی کو پہونچتا تھا۔ وہ باپ کی گدّی کا وارث ہوا۔ اُس نے اپنے چچا اور چچیرے بھائیوں کو اس وجہ سے کہ وہ اُس

کے ساتھ کھانے یا حقہ پینے میں شریک نہ ہوتے تھے، ذلیل وخوار کیا۔ اُن غریبوں نے اپنی جان کے ڈر سے جلا وطنی اختیار کی اور جس کے جہاں سینگ سمائے چلا گیا۔ بعضوں نے نوکری کا پیشہ اختیار کیا اور کچھ لوگوں نے کوئی ہنر سیکھ لیا اور اہل حرفہ میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ اس وقت تک اُسی مصیبت میں مبتلا ہیں۔

ہندی میں راجپوت کے معنیٰ ہیں بادشاہ کی اولاد۔ کیونکہ راج کے معنیٰ بادشاہ کے ہیں اور پوت لڑکے کو کہتے ہیں۔ یہ لقب ایسا ہی ہے جیسے اندھے کو بصیر کہتے ہیں کیونکہ اس لڑکے کے راجپوت کہلانے کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ وہ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ اگر وہ نجیب الطرفین ہوتا تو اس کا لقب محتاج نہ ہوتا بہرحال اُس نے بہتری کی کوشش کی۔ مگر برہمنوں نے اور اُس کے بنی اعمام نے اُس کے ساتھ کھانے میں شرکت گوارا نہ کی۔ نہ اُسے زنار ملی۔ کیونکہ اگر برہمن اجازت دیتے تو وہ زنار باندھ سکتا تھا۔ آج بھی تمام فرقوں کا یہی حال ہے کہ بغیر برہمن کی اجازت کے زُنار نہیں باندھ سکتے۔ بعضے راجپوت یا دوسرے فرقوں کے لوگ، جو صاحبِ دولت و ثروت ہو جاتے ہیں برہمنوں کو خوب رُپیہ کھلا پلا کر زُنار باندھنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ اگر کسی کو اس معاملہ میں تامل ہو تو صاحبِ علم برہمنوں سے اس معاملہ میں دریافت کرکے اپنی تشفی کرلے۔

کشمیری برہمن | کشمیر کے برہمن اس فرقے میں سب سے زیادہ افضل اور شریف ہیں۔ اس فرقے میں صاحبِ تصنیف علماء پیدا ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض پنڈتوں نے گوشت کھانا بالکل ترک کردیا ہے باقی تمام زن و مرد گوشت کھاتے ہیں۔

سارسُت فرقہ | سارسُت فرقہ کا تعلق کھتریوں سے ہے۔ اُن کے تمام مرد گوشت کھاتے ہیں اور عورت کی جب تک شادی نہ ہو جائے نہیں کھاتی۔ کھتریوں کے دوسرے فرقوں کا بھی یہی حال ہے۔

قنوجی برہمن | دوسرا گروہ قنوجیوں کا ہے یعنی قنوج کے برہمن۔ قنوج، ہندوستان میں ایک قدیم شہر ہے۔ یہاں کے برہمنوں کو قنوجی کہتے ہیں۔ یہ لوگ بھی گوشت کھاتے ہیں۔ سوائے اُن کے جنھوں نے ترک کر دیا ہو۔

غرض کہ برہمنوں میں کچھ تو گوشت سے اجتناب کرتے ہیں اور بعضے بے تکلف کھاتے ہیں۔

لیکن گائے کے گوشت سے تمام ہندو لوگ بالکل پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ اُس کا گوشت کھانے والے کو ہندوؤں میں شمار نہیں کرتے۔

ویشوں میں کوئی فرقہ ایسا نہیں جو گوشت کھاتا ہو۔ سب اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور گوشت ہی پر موقوف نہیں بعض ترکاریوں سے بھی وہ اجتناب کرتے ہیں۔

کھتری پیاز کھاتے ہیں مگر لہسن نہیں کھاتے اور کایست جو کہ کایت کے نام سے مشہور ہیں۔ لہسن کھاتے ہیں اور پیاز سے بالکل پرہیز کرتے ہیں۔ اور ویش، پیاز، گاجر اور شلجم بھی نہیں کھاتے اور بعضے کھتری بھی شلجم سے پرہیز کرتے ہیں

ویشوں کی شاخیں | ویشوں کی چند شاخیں ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک صرف اپنے بنی اعمام اور رشتہ داروں کے ہاتھ کی پکی روٹی کھاتے ہیں لیکن برہمن اُن کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے۔ ویش کے فرقوں میں دو فرقے سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ اگروالہ اور سراوگی۔ اس فرقہ کے لوگ عبادت گزار اور پرہیزگار بہت ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اُن کے سامنے گوشت کا نام بھی لے لے تو یہ اس کی صحبت سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔

شودروں کے فرقے | شودروں کی تعداد سب سے زیادہ ہو۔ یہ لوگ اہیر کہلاتے ہیں۔

جاٹ اور کنبی | اسی طرح جاٹ اور کنبی ہیں۔ کنبی، ہندوؤں میں ایک فرقہ ہے جو کایتہ کہلاتا ہے مگر دوسرے لوگ انہیں شودر کہتے ہیں۔ اپنے بارے میں اُن کا کہنا ہے کہ ہم کایت نہیں ہیں ـ بلکہ کایست ہیں۔ یعنی ہم برہما کے تمام جسم سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کے برہمن صرف سر سے، کھتری بازو سے، ویش ناف سے اور شودر پیروں سے پیدا ہوئے ہیں۔ کایت ہندی میں بدن کو کہتے ہیں اور کایست جو بدن سے منسوب ہو۔ راقم الحروف کے نزدیک اس فرقے کے لوگ اپنے دعوی میں حق بجانب ہیں کیونکہ شودر تو وہ فرقہ ہے جو مذکورہ بالا تینوں فرقوں یعنی برہمن، چھتری اور ویش کے ہاتھوں کا کھانا کھالے۔ مگر جاٹ، اہیر اور کایتھ کے ہاں یہ معاملہ نہیں ہو، یہ لوگ اپنے قرابت داروں، قنوجی برہمنوں اور گوڑ فرقے کے لوگوں کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے خواہ وہ برہمن ہو یا چھتری یا ویش یا کایتھ۔

(باقی آئندہ)